رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی: سالانہ ۱۵، ششماہی ۸، سہ ماہی ۴

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

نمبر ۱۶۲	مطابق ۱۵ جولائی ۱۹۳۷ء	یوم پنجشنبہ	۵ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ	جلد ۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳- جولائی ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ ½ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بدستور سر درد کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا کریں ؛۔

آج لجنہ اماء اللہ محلہ دارالرحمت کا جلسہ مولوی فضل الدین صاحب وکیل کے مکان پر منعقد ہوا۔ جس میں مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری نے اسلامی تمدن کے موضوع پر تقریر کی ؛۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پُر درد تضرعات کا کرشمہ

"خدا تعالیٰ کو اپنے مقبول بندے اس سے زیادہ پیارے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ایک خوبصورت بچہ۔ جو ایک ہی ہو۔ اس کی ماں کو پیارا ہوتا ہے۔ پس جبکہ خدائے کریم و رحیم دیکھتا ہے۔ کہ ایک مقبول و محبوب اس کا ایک شخص کی جان بچانے کے لئے روحانی مشقتوں اور تضرعات اور مجاہدات کی وجہ سے اس حد تک پہنچ گیا ہے۔ کہ قریب ہے۔ کہ اس کی جان نکل جائے۔ تو اس کو علاقہ محبت کی وجہ سے ناگوار گزرتا ہے۔ کہ اسی حال میں اس کو ہلاک کرے تب اس کے لئے اس دوسرے شخص کا گناہ بخش دیتا ہے۔ جس کے لئے وہ پکڑا گیا تھا۔ پس اگر وہ کسی مہلک بیماری میں گرفتار ہے۔ یا اور کسی بلا میں اسیر و لاچار ہے۔ تو اپنی قدرت سے ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جس سے رہائی ہو جائے۔ اور بسا اوقات اس کا ارادہ ایک شخص کے قطعی طور پر ہلاک کرنے یا برباد کرنے پر قرار یافتہ ہوتا ہے۔ لیکن جب ایک مصیبت زدہ کی خوش قسمتی سے ایسا شخص پُر درد تضرعات کے ساتھ درمیان میں آپڑتا ہے۔ جس کو حضرت عزت میں وجاہت ہے۔ تو وہ مثل مقدمہ جو سزا دینے کے لئے مکمل اور مرتب ہو چکی ہے۔ چاک کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ اب بات اغیار سے یار کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ اور یہ کیونکر ہو سکے۔ کہ خدا اپنے سچے دوستوں کو عذاب دے"!

احمدی طلباء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی نصیحت

مولوی عبد الرحمن صاحب کے اعزاز میں ایک دعوت کے موقعہ پر

قادیان ۱۲ جولائی۔ آج بعد نماز عصر مدرسہ احمدیہ کے صحن میں اساتذہ و طلباء مدرسہ احمدیہ نے جناب مولوی عبد الرحمن صاحب مولوی فاضل کے اعزاز میں دعوت دی۔ جس میں بہت سے اصحاب کو بلایا۔ ازراہ کرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی شمولیت فرمائی۔ ناشتہ کے بعد مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے ایڈریس پیش کیا۔ اس کے جواب میں مولوی صاحب نے مختصر سی تقریر کی جس میں ایک طرف تو اساتذہ سے گزارش کی۔ کہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق ان پر جو بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اسے ہر وقت پیش نظر رکھیں۔ اور ساتھ ہی طلباء کو نصیحت کی۔ کہ وہ نیک عادات اور اعلےٰ صفات پیدا کریں۔ اگر اس عمر میں انہوں نے کوشش نہ کی۔ اور ان میں سے کوئی کسی بری عادت کا شکار ہوگیا۔ تو آئندہ چل کر وہ سخت نقصان اٹھائیگا۔

آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تقریر فرمائی۔ جس میں فرمایا۔ مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر شیخ عبد الرحمن صاحب مصری کو چونکہ ایک بڑا عرصہ مدرسہ میں کام کرنے کے لئے ملا۔ اس لئے ہو سکتا ہے۔ کہ بعض لڑکوں کے قلوب پر ایسے اثرات چھوڑ گئے ہوں۔ جو اس وقت محسوس نہ ہوتے ہوں۔ لیکن کسی وقت ریمنٹ دکھاتے کے لئے مہلک ثابت ہوں۔ اس لئے طلباء کو بہت استغفار کرنا چاہیئے اور دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ خدا تعالےٰ ان بد اثرات کو دور کر دے۔

اسی سلسلہ میں حضور نے یہ بھی بیان فرمایا۔ کہ شیخ عبد الرحمن صاحب مصری کو ایک دینی مدرسہ کا ہیڈ ماسٹر بنایا گیا تھا۔ اور احمدی لڑکے اس لئے ان کے سپرد کئے گئے تھے۔ کہ ان کو دین سکھائیں۔ لیکن انہوں نے سلسلہ سے تنخواہ لے کر ایسی باتیں سکھانے کی کوشش کی کہ اگر ان باتوں کا ہمیں اس وقت علم ہوتا۔ تو ہم کبھی اپنے بچے ان کے سپرد نہ کرتے۔ دیانت داری کا تقاضا یہ تھا۔ کہ جب انہیں ہم سے اختلاف پیدا ہوا تھا۔ اسی وقت کہہ دیتے۔ کہ میں لڑکوں کو یہ باتیں سکھاؤں گا۔ اگر مرضی ہو تو رکھو ورنہ اور انتظام کر لو۔ مگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ ظاہر تو وہ یہ کرتے کہ ہم نے جس کام پر انہیں مقرر کیا۔ وہی کر رہے ہیں۔ لیکن دراصل وہ ہمارے بچوں پر ہمارے عقائد کے خلاف اور نظام سلسلہ کے خلاف اثر ڈالتے رہے۔ اگر اسے وہ دیانتدارانہ طریق سمجھتے ہیں تو کیا وہ اس بات کے لئے تیار ہیں۔ کہ اپنے چھوٹے بچوں کو ہمارے سپرد کر دیں۔ ہم ان کے اخراجات بھی برداشت کریں گے۔ اور انہیں اپنے عقائد کے مطابق تعلیم دیں گے۔ ان کے سپرد جو بچے تھے۔ ان کے اخراجات تو ان کے ذمہ نہ تھے۔ مگر ہم ان کے بچوں کے خود اخراجات دیں گے۔ لیکن اگر وہ اس کے لئے تیار نہ ہوں۔ تو وہ اپنے طریق عمل کو کیونکر دیانتدارانہ کہہ سکتے ہیں۔ مفصل تقریر انشاء اللہ بعد میں شائع کی جائے گی۔

درخواست ہائے دعا: (۱) احباب میری ترقی عہدہ اور ابتلاؤں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار مہتاب الدین اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس نورمحل (۲) میرا بچہ لئیق احمد چند روز سے بعارضہ اسہال بیمار ہے احباب صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار عبد الحکیم شملوی

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۳ر جولائی ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

۵۴۳	عنایت اللہ صاحب	ضلع تھرپارکر سندھ
۵۴۴	عبد المجید صاحب	ضلع گورداسپور
۵۴۵	مسٹر اے ایم عبد اللہ صاحب	" کالی کٹ
۵۴۶	مسٹر ایم محمود صاحب	" "

تصحیح: گزشتہ پرچہ میں بیعت کے جو نام چھپے ہیں۔ ان میں نمبر ۵۲۶ ایک خاتون ہیں۔ جن کا نام احمد جان صاحبہ ہے۔ ان کے نام کے ساتھ غلطی سے "صاحب" چھپ گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

حسب ہدایت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان دنوں حضور کے نام ایک گمنام چٹھی موصول ہوئی ہے۔ راقم خط نے جو امور بیان کئے ہیں۔ ان میں سے اکثر حضور کی ذاتی تحقیقات کی بناء پر درست ہیں۔ خط لکھنے والے نوجوان کو اپنا نام ظاہر کرتے ہوئے ایسا خط لکھنا چاہیئے۔ تبھی اس کی اطلاعات مفید ہو سکتی ہیں۔

خاکسار یوسف علی پرائیویٹ سکرٹری قادیان

صوبہ سرحد کی انجمنوں کے لئے ضروری اطلاع

صوبہ سرحد کی انجمنوں کے لئے صاحبزادہ محمد طیب صاحب خلف الرشید حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید کو آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب اور عہدیداران جماعت مقامی ان کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ناظر بیت المال قادیان

محصلین کی ضرورت

مجھے چند ایک ایسے احباب کی ضرورت ہے۔ جو چندہ فراہم کرنے کا ملکہ رکھتے ہوں۔ ان کو ایسے علاقوں میں بھیجا جائے گا۔ جہاں کی جماعتیں چندہ کی ادائیگی میں سست ہیں۔ ان کو باقاعدہ تنخواہ نہیں دی جائے گی۔ البتہ کچھ حق الخدمت دینے پر غور کیا جائے گا۔ ایسے درخواست کنندگان کو ترجیح دی جائے گی۔ جو عام واعظانہ رنگ میں اچھی طرح تقریر کر سکتے ہوں۔ کیونکہ محصل کا کام صرف چندہ وصول کرنا ہی نہیں۔ بلکہ چندوں کے متعلق وعظ و نصیحت اور جماعتوں کی عام تربیت میں حصہ لینا بھی ان کے لئے ضروری ہے۔ ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان مورخہ ۵ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ

ہندوستانی علماء پر وفدِ ازہر کی نکتہ چینی

پچھلے دنوں جامعہ ازہر مصر کے چند علماء پر مشتمل ایک وفد ہندوستان میں آیا تھا۔ اس کے آنے سے قبل نہ معلوم کس طرح یہ بات بڑے زور شور کے ساتھ تمام ہندوستان میں مشہور ہو گئی۔ کہ مصری علماء مصر کے اہل ثروت اصحاب سے ایک بہت بڑی رقم جمع کر کے اس لئے تشریف لا رہے ہیں۔ کہ ہندوستان کی اچھوت اقوام میں تبلیغِ اسلام کا انتظام نہایت اعلےٰ پیمانہ پر کریں۔ اور انہیں حلقہ بگوشِ اسلام بنانے کے لئے جس قدر بھی خرچ ہو۔ وہ فراخ دلی کے ساتھ خود برداشت کریں۔ اس پر جہاں مسلمانوں نے خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ وہاں خاص حلقوں کی طرف سے علمائے مصر کو یہ مشورہ بھی دیا گیا۔ کہ وہ چونکہ ہندوستان کی زبانوں سے ناواقف ہوں گے۔ اور اچھوت اقوام کی عادات اور خصائل سے لاعلم۔ اس لئے ان کے لئے تبلیغ کرنا ممکن نہ ہو گا۔ بہتر یہ ہے۔ کہ وہ اس کام کو ہندوستانی علماء کے سپرد کر دیں۔ اور اپنی طرف سے جس قدر مالی امداد دے سکتے ہیں۔ دے دیں۔

اسی بناء پر مصری وفد کی آمد کی بڑے شوق سے انتظار کی گئی۔ اور جب وہ آیا۔ تو وہ علماء جو اس تک پہونچ سکتے تھے۔ انہوں نے خوب آؤ بھگت کی لیکن جب وفد نے کوئی تبلیغی مشن کھولنے کی بجائے اپنی آمد کی غرض محض سیاحت اور مسلمانوں کے حالات معلوم کرنا بتائی۔ تو وہ علماء جو یہ امید لگائے بیٹھے تھے۔ کہ مصری علماء آتے ہی ان کے لئے ہمیانیوں کے موہنہ کھول دیں گے۔ اور انہیں اختیار دے دیں گے۔ کہ اشاعتِ اسلام کے نام سے جس قدر روپیہ خرچ کرنا چاہتے ہیں۔ کر لیں۔ ان کی امیدوں پر اوس پڑ گئی۔ اور وہ مصری وفد سے بے رُخی دکھانے لگے۔ اور عام مسلمانوں نے بھی سرد مہری کا ثبوت دیا۔ اس کا اثر مصری وفد پر جو کچھ ہوا اس کا اظہار اس نے اپنی اس رپورٹ میں کیا ہے۔ جو مصر کے مشہور اخبار ”البلاغ“ میں تیرہ اقساط میں شائع کرائی ہے۔

اس رپورٹ میں وفد نے ہندوستانی مسلمانوں۔ اور ہندوستانی علماء پر دل کھول کر نکتہ چینی کی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ ”ہندوستان میں رہنے والے مسلمان دینی مہمات اور مذہبی امور سے بہت غافل ہیں۔ ان کو مذہبی تعلیم کا کچھ شوق نہیں ہے۔ اور جو ہندوستانی طلبہ جامعہ ازہر میں تعلیم پا رہے ہیں۔ ان کا مقصد دینی تعلیم کا حصول نہیں۔ بلکہ وہ تو اس غرض سے آتے ہیں۔ کہ جامعہ میں کھانے کے لئے مفت روٹی اور رہنے سہنے کے لئے بلا کرایہ مکان مل جائے گا۔ اور آرام سے زندگی بسر کرتے رہیں گے گویا ہندوستانی مسلمان طلبہ جامع کی مہمان نوازی سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے آتے ہیں۔

ہمیں علمائے ازہر کی اس رائے کے متعلق اظہارِ اختلاف کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جن مسلمانوں کے ساتھ وہ ملے۔ اور جن سے انہیں واسطہ پڑا۔ ان کے متعلق ان کی رائے بالکل درست ہے۔ البتہ ہم یہ کہدینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ کاش مصری وفد جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے معلومات میں اضافہ کرتا اور مرکزِ احمدیت میں آکر دیکھتا۔ کہ اس چھوٹی سی بستی میں تمام دُنیا میں اشاعتِ اسلام اور حفاظتِ اسلام کے متعلق کس قدر سرگرمی پائی جاتی ہے۔ اور اس میں بسنے والے دینی مہمات اور مذہبی امور سے کس قدر شیفتگی رکھتے ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ جب مصری علماء کا وفد اہلِ ہند کے حالات معلوم کرنے۔ اور ان کی مذہبی حالت کا اندازہ لگانے کے لئے آیا تھا۔ تو وہ جماعتِ احمدیہ کے اس مرکز میں کیوں نہ پہونچا۔ جہاں سے اکنافِ عالم میں مبلغینِ اسلام پہونچ چکے ہیں اور روز بروز ان میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں سے مصری علماء ناواقف نہیں۔ خود مصر میں جماعت احمدیہ موجود ہے۔ اور احمدی مبلغ بھی آتے جاتے رہتے ہیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ لاہور میں کئی روز قیام رکھنے۔ اور ہماری طرف سے قادیان آنے کی خاص طور پر دعوت پیش کرنے کے باوجود وہ قادیان نہ آئے۔ اور اس وجہ سے اس جماعت کے مرکز کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ سکے جس نے تمام عالم میں تبلیغِ اسلام کا ڈنکا بجا رکھا ہے۔ اور جو اس زمانہ میں اسلام کے متعلق وہ خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ جو تمام دُنیا کے مسلمان جن میں حکمران بھی شامل ہیں۔ دینے سے بالکل قاصر ہیں۔

مصری وفد نے ہندوستان کے علماء کے متعلق صرف اتنا ہی لکھا ہے کہ وہ حریص اور طماع ہیں۔ اس کی وجہ غالباً یہی ہے۔ کہ اسی پہلو سے ان کے ساتھ وفد کو واسطہ پڑا۔ وفد سے ملنے والے علماء چاہتے ہوں گے۔ کہ وہ جو روپیہ جمع کر کے لایا۔ جلد سے جلد حاصل کر لیں۔ اور پھر ہر ایک کی خواہش ہو گی۔ کہ سارے کا سارا روپیہ اسی کو مل جائے۔ ادھر مصری وفد ایک پیسہ دینے کے لئے تیار نہ تھا۔ ایسی حالت میں جو حرکات بھی ان سے ظہور پذیر ہوئیں۔ وہ علمائے ہند کو ”حریص و طماع“ ثابت کرنے کے لئے کافی سے زیادہ ہوں گی۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ علمائے ہند کی زندگی کا جو پہلو بھی دیکھا جائے۔ وہ قابل اصلاح ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی مشیت نے انہیں اس مقام پر پہونچا دیا ہے۔ کہ غیر تو غیر۔ اپنے بھی ان کے عادات و اطوار کو اصلاح کا محتاج سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ مصری وفد نے لکھا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ مصری علماء کی اپنی حالت کیا ہے۔ کیا وہ اسلامی احکام پر خود عمل کرتے اور دوسروں کو کراتے ہیں۔ کیا تبلیغ اسلام کے لئے انہوں نے کوئی نظام قائم کر رکھا ہے۔ کیا دین کی حفاظت کے لئے وہ مخالفین کے اعتراضات کا قلع قمع کرتے رہتے ہیں۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں (کیونکہ خود مصر میں غیر مسلم اقوام کے لوگوں کے مسلمان ہونے کا کبھی ذکر نہیں سُنا گیا لیکن اس کے مقابلہ میں اعلےٰ مسلمان گھرانوں کے مردوں اور عورتوں کے عیسائی ہو جانے کی خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں) ۔ تو جامع کا کیا فائدہ۔ اور وہ کس مصرف کا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو خلیفہ کے جائز انتخاب کے بعد انکار کرتا ہے وُہ فاسق ہے

تفرقہ ڈالنا شیوۂ مومنانہ نہیں

۲ر جولائی۔ مسجد نور میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے حسب ذیل تقریر فرمائی:

جب سے میں تازہ فتنہ کے متعلق تقریریں کرنے لگا ہوں۔ میں اس امر کو مدِ نظر رکھتا ہوں۔ کہ جذباتی باتیں بیان کرنے کی بجائے قرآن مجید اور احادیث سے مسائل بیان کروں۔ تا دوستوں کو معلوم ہو۔ کہ خدا تعالےٰ کی آخری کتاب اور خدا تعالےٰ کا آخری شرعی نبی اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ قرآن مجید اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال مسلمانوں کے لئے مشعلِ ہدایت ہیں۔ اس لئے اُن کا بیان کرنا ہی زیادہ مفید ہو سکتا ہے۔ اور ایک مسلمان کا یہ فرض ہے۔ کہ جب اسے کسی امر کی وضاحت کی ضرورت ہو تو پہلے وُہ یہ دیکھے کہ خدا تعالےٰ کی کتاب اور اس کا رسول کیا فرماتے ہیں۔ میں بھی انشاء اللہ اللہ تعالےٰ کی کتاب سے موجودہ فتنہ کے بانیوں کے غلط خیالات کا استیصال کروں گا:

سب سے پہلے ہمیں شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کا مذہب سمجھ لینا چاہیئے اور وُہ یہ ہے کہ شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری باوجود سلسلہ سے خارج ہونے کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں۔ اور آپ کے بعد خلافت کے قائل ہیں۔ اور خلافت کو اتنی اہمیت دیتے ہیں۔ کہ وہ کہتے ہیں کہ خلافت کے بغیر جماعت چل ہی نہیں سکتی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا انتخاب برحق تھا۔ لیکن اب ان میں نعوذ باللہ بعض ایسے نقائص پیدا ہو گئے ہیں۔ جو خلافت کے منافی ہیں۔ اس لئے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ وہ پروٹسٹ کریں۔ اور خلیفہ کو معزول کر کے اور خلیفہ بنائیں۔

جب ہمیں شیخ مصری کے خیالات کا علم ہو گیا۔ تو اسے قرآن مجید کی آیت استخلاف پر عرض کرتے ہیں۔ کہ کیا وُہ ان کے خیالات کی تائید کرتی ہے یا نہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون

اس میں پہلی بات یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے وعدہ کیا ہے مومنین سے کہ تم میں سے جو نیک کام کرینگے میں ضرور ان کو خلیفہ بناؤں گا زمین میں۔ جیسے کہ پہلے خلیفے بناتا رہا ہوں۔ یہاں تک ہم اور شیخ صاحب متفق ہیں کہ اللہ تعالےٰ خلیفہ بناتا ہے۔ دوسری بات یہ فرمائی کہ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم وہ یہ کہ اللہ تعالےٰ خلیفہ کے ذریعہ دین برحق کو تمکین دیا کرتا ہے۔ یہ بات بھی ہم میں اور شیخ صاحب میں برابر اور مسلم ہے۔ تیسری بات ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ خلفاء کے خوف کو امن سے بدلتا رہے گا۔ یہ بات بھی ہم دونوں کو مسلم ہے۔ چوتھی بات یہ فرمائی یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً یعنے وہ میری عبادت کریں گے۔ اور کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ یہ بھی ہم میں اور شیخ صاحب میں برابر کا معاملہ ہے۔ ہاں آیت کے اگلے حصہ میں ہمارا ان سے اختلاف ہے۔

وہ حصّہ ہے من کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون کہ جب خلیفہ کا انتخاب ہو جائے۔ تو اس کے بعد انکار کرنا فاسقوں کا کام ہے۔ شیخ صاحب کا مذہب ہے کہ ۱۹۱۴ء میں جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا انتخاب ہُوا تھا۔ وہ صحیح اور حق پر مبنی تھا۔ مگر اب ۱۹۳۷ء میں ان کو معزول کر کے دوسرا خلیفہ منتخب کیا جائے کیونکہ ان میں بعض نقائص پیدا ہو گئے ہیں۔ جو خلافت کے منافی ہیں۔ لیکن یہ اعتقاد ان کا ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون کے خلاف ہے کیونکہ بعد ذالک کا اشارہ خلیفہ کے انتخاب کی طرف ہے۔ یعنی جب خلیفہ کا انتخاب ہو جائے۔ اسکے بعد جو بھی اسکا انکار کرتا ہے وہ فاسق ہے۔ پس شیخ صاحب نے بعد انتخاب خلیفہ کا انکار کیا ہے۔ اس لئے وہ من کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون کے مصداق ہیں۔

میں شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری سے کہتا ہوں کہ عربی زبان کے لحاظ سے من کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون کے صرف یہی معنے ہیں۔ کہ جب تم نے کسی خلیفہ کا انتخاب کر لیا۔ اور پھر انکار کیا تو فاسق ہو گئے۔ اس کے علاوہ اور کوئی معنی نہیں کئے جا سکتے جو بھی ہاں لینے کے بعد انکار کرتا ہے۔ وہ فاسق ہے۔ اور وُہ نکالے جانے کے لائق ہے۔ پس یاد رکھو یہ قرآن مجید کی نص ہے کہ جو خلفاء کے جائز انتخاب کے بعد انکار کرتا ہے وُہ فاسق ہے۔ دوسری بات دیکھنے کے قابل یہ ہے۔ کہ شیخ صاحب کے رویہ سے تفرقہ پیدا ہوتا ہے۔ اور انبیاء کی جماعتوں میں تفرقہ پیدا کرنا یا تفرقہ پیدا ہونے دینا انبیاء علیہم السلام کے طریق کے خلاف ہے۔ دیکھو حضرت موسےٰ علیہ السلام جب چالیس دن کے لئے کوہ طور پر تشریف لے گئے۔ اور حضرت ہارون کو اپنا قائم مقام بنا گئے۔ تو ان کی قوم میں فتنہ پڑ گیا۔ موسےٰ علیہ السلام جب واپس آئے اور اپنی قوم کی حالت انہوں نے دیکھی۔ تو حضرت ہارون علیہ السلام کو جو نبی تھے لوگوں کے مطاع تھے قوم کے لیڈر اور افسر تھے۔ ناراض ہو کر کہا کہ تو نے اس فتنہ کی سرکوبی کیوں نہ کی۔ اس وقت حضرت ہارون علیہ السلام جواب میں فرماتے ہیں انی خشیت ان تقول فرقت بین بنی اسرائیل کہ میں بنی اسرائیل میں تفرقہ پڑنے کی وجہ سے ڈرا۔ حضرت ہارون علیہ السلام جو نبی تھے۔ اور جن کی اطاعت بنی اسرائیل پر فرض تھی۔ اس امر سے ڈرے کہ کہیں قوم میں تفرقہ نہ پڑ جائے۔ پس جب ایسا رویہ اختیار کرنا جس سے تفرقہ پڑے۔ حضرت ہارون علیہ السلام کے عمل سے اللہ تعالےٰ نے ناجائز قرار دیا ہے۔ تو شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کا یہ قدم جو انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خلاف اٹھایا ہے کس قدر ناجائز ہے۔ دیکھو شیخ صاحب مطیع ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ مطاع مطیع کا ایسا قدم مطاع کے خلاف اٹھانا خطرناک اور مومنانہ شیوہ سے بہت دور ہے جبکہ حضرت ہارون مطاع ہو کر محض تفرقہ کے ڈر سے اپنے اختیارات استعمال نہیں کرتے۔ دیکھو ہماری جماعت خدا تعالےٰ کے فضل سے دنیا کے تمام ملکوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور کئی لاکھ افراد اس جماعت میں شامل ہیں۔ اگر شیخ صاحب کے رویہ کو روا رکھا جائے۔ تو ہر جگہ جماعت میں تفرقہ پڑ جائے گا۔ دس ایک طرف ہو جائیں گے بیس ایک طرف اور یہ رویہ حضرت ہارون علیہ السلام کے طرزِ عمل کے خلاف ہے۔ سامری نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قوم میں تفرقہ ڈالا اور جماعت کے نظام کو تباہ کرنے والا ٹھہرا۔ شیخ صاحب بھی جماعت میں تفرقہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ اور جماعت کے نظام کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ آج شیخ صاحب کھڑے ہو گئے۔ کہ نیا خلیفہ بنایا جائے۔ اور اس طرح تفرقہ ڈالا۔ کل کوئی دوسرا کھڑا ہو جائیگا۔ کہ کوئی اور خلیفہ بناؤ۔ اور اس طرح تفرقہ در تفرقہ پڑتا جائیگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور وہ فخر جو ہماری جماعت کو حاصل ہے۔ کہ ہم ایک ہاتھ پر جمع ہیں۔ ہرگز نہیں رہے گا۔ بس ایک آواز پر کان دھرنا چاہیئے۔ اور ایک ہاتھ پر جمع رہنا چاہیئے ؀

ہم بفضلِ خدا متحد ہیں۔ ہمارا ایک مطاع ہے۔ جس کی ہم اطاعت کرتے ہیں۔ اور اس طریق کو ہم ہرگز نہیں چھوڑ سکتے۔ خواہ لاکھ آدمی بھی ہمیں اس کے لئے قربان کرنے پڑیں ؀

دیکھو خلافت اور ایک ہاتھ پر جمع ہونا نہایت ضروری ہے۔ بخاری شریف میں ایک واقعہ درج ہے۔ کہ ایک صحابی کہیں سفر پر جا رہے تھے۔ راستے میں انہیں دو آدمی ملے۔ صحابی نے انہیں تبلیغ کی۔ اور وہ مسلمان ہو گئے اور مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ ابھی وہ مدینہ سے تین منزل پر تھے۔ کہ ان کو کسی کے ذریعہ معلوم ہوا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہو گئے۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ کے قائم مقام مقرر ہوئے ہیں۔ وہ آدمی جو نئے مسلمان ہوئے تھے انہوں نے کہا۔ کہ اب ہم مدینہ نہیں جاتے۔ پھر کبھی آئیں گے۔ ہمارا اسلام حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو دے دینا۔ اور یہ پیغام دینا کہ اسی میں ترقی کا راز ہے۔ کہ جب ایک امام فوت ہو۔ تو دوسرا اس کا قائم مقام بنا لیا جائے۔ پس ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون کا مطلب یہی ہے۔ کہ انتخاب کے بعد جو شخص انکار کرتا ہے وہ فاسق ہے۔ اور یہ رویہ جو شیخ صاحب استعمال کرتے ہیں۔ اس سے قوم میں تفرقہ پڑنا لازمی امر ہے۔ شیخ صاحب ماتحت ہو کر ایسا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ حالانکہ حضرت ہارون علیہ السلام مطاع ہو کر یہ رویہ اختیار نہیں کرتے۔ پس ہمیں ہارون علیہ السلام کا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ اور شیخ صاحب کے رویہ سے بیزاری اختیار کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ شیخ صاحب اور ان کے رفقاء کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ دیکھیں۔ کہ ان کے طریقِ عمل سے ایک بے نظیر اتحاد کو ٹھیس لگتی ہے۔ حالانکہ اتحاد قومی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے۔ آمین۔

حضرت خالد رضؓ بن ولید کا عزل

اطاعتِ خلیفہ کی نہایت شاندار مثال

ابتداء میں جو قریشِ مکہ اسلام کی مخالفت میں سرگرم تھے۔ حضرت خالد رضؓ بن ولید ان میں پیش پیش تھے۔ انہوں نے مشرکینِ مکہ کو مسلمانوں کے خلاف اُبھارا۔ اور متعدد معرکوں میں مسلمانوں کے خلاف نمایاں حصہ لیا۔ حتےٰ کہ جنگِ احد میں مسلمانوں کو جو نقصان اٹھانا پڑا۔ اور ان کی فتح بظاہر شکست سے مبدل ہو گئی۔ اس کا اصل باعث حضرت خالد رضؓ ہی تھے۔ لیکن چونکہ باطل کی طرف سے لڑ کر انہیں تسکینِ قلب نصیب نہ ہوئی۔ اس لئے جنگِ موتہ کے دو ماہ قبل وہ بمعیت عمر بن العاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سنہ ۸ ہجری میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہو گئے۔ اور ان کے مسلمان ہونے سے اسلام کو بڑی تقویت پہنچی

حضرت خالد رضؓ کے کارنامے

آپ کے کارہائے نمایاں چودھویں کے چاند کی طرح تاریخ اسلام میں نمایاں ہیں۔ لشکرِ اسلام میں شامل ہو کر پہلی مرتبہ انہیں جنگِ موتہ میں (جہاں ایک طرف ایک لاکھ کا لشکر جرار اور دوسری طرف صرف تین ہزار غازیانِ اسلام تھے) جوہرِ شجاعت دکھانے کا موقعہ ملا۔ قیصر روم اور مسلمانوں کی یہ پہلی لڑائی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لشکر کی سرداری زید رضؓ بن حارث کو عطا فرمائی۔ اور حکم دیا۔ کہ اگر زید بن حارث شہید ہو جائیں۔ تو جعفر بن ابی طالب۔ اور اگر وہ بھی شہید ہو جائیں۔ تو عبداللہ بن رواحہ رضؓ۔ اور اگر وہ بھی شہید ہو جائیں۔ تو پھر جسم کو لشکری پسند کریں۔ اپنا سردار بنا لیں۔ آخر جب مقرر شدہ سردار یکے بعد دیگرے اس جنگ میں شہید ہو گئے اور مسلمانوں میں آثارِ پریشانی ہویدا ہوئے۔ تو لشکریانِ اسلام کی طرف سے متفقہ آواز بلند ہوئی۔ کہ خالد رضؓ بن ولید کو سردار بنایا جائے۔ ابھی تک رومی لشکر غالب اور مسلمان مغلوب نظر آتے تھے۔ اور بعض مسلمانوں کی ہمتیں یہ رنگ دیکھ کر پست ہو رہی تھیں۔ کہ خالد رضؓ بن ولید نے علم ہاتھ میں لیتے ہی مسلمانوں کو للکار کر لڑائی پر آمادہ کیا۔ اور پھر اس خوبی سے لشکرِ عظیم پر پے در پے حملے کر کے رومیوں کے چھکے چھڑا دیئے۔ اور جب شام ہونے کو آئی۔ تو رومیوں نے مسلمانوں کے مقابلے سے فرار کی راہ اختیار کی ؀

الغرض حضرت خالد بن ولید کی جنگی قابلیت کی وجہ سے شکست کا مقام فتح اور ظفر سے بدل گیا۔ اور جملہ مسلمانوں نے محسوس کیا۔ کہ جنگِ موتہ کی فتح کا سہرا حضرت خالد بن ولید کے سر ہے۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں "سیف اللہ" کا لقب دیا۔ اور لشکرِ اسلام کی واپسی پر خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ سے نکل کر کچھ دور تک بطریقِ استقبال تشریف لے گئے۔ اور حضرت خالد رضؓ بن ولید کو سیف اللہ کے خطاب کی خوشخبری سنائی۔

میدانِ جنگ اور تقریر کے شاہسوار

اس عظیم الشان فتح کے بعد حضرت سیف اللہ کم و بیش تمام جنگوں میں سپہ سالاری کے عہدہ پر ممتاز رہے۔ فتح مکہ میں ایک دستۂ فوج ان کے زیر کمان تھا۔ جنگِ حنین میں بھی حضرت خالد رضؓ شریک تھے۔ جنگِ طائف میں بھی عزیٰ بت کا انہدام ان سے ہوا۔ دومۃ الجندل (جو ایک چھوٹی سی عیسائی ریاست تھی) اس کا خاتمہ بھی ان ہی کے ہاتھوں ہوا۔ سنہ ۱۰ ھ میں جب بڑے بڑے جنگجو مخالف یا تو تباہ ہو چکے تھے۔ یا اسلام میں داخل ہو رہے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خالد رضؓ کو بنی حارث بن کعب کی ہدایت کے واسطے روانہ فرمایا۔ انہوں نے وہاں جا کر ایسی مؤثر تقریر کی۔ کہ ان کے ساتھ کتنے اور اشخاص مدینہ منورہ حاضر ہو کر مشرف باسلام ہو گئے ؀

الغرض حضرت خالد رضؓ صرف تلوار کے ہی دھنی نہ تھے۔ بلکہ ان کی زبان بھی اس سے کم اثر نہ رکھتی تھی۔ جنگ اور تقریر کے میدان کے شہسوار تھے ؀

مالک بن نویرہ کا قتل

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد جو ایک شورش برپا ہوئی۔ اس کو فرو کرنے میں بھی آپ نے بڑا حصہ لیا۔ مسیلمہ کذاب۔ اور بالخصوص طلیحہ بنو تمیم کے فتنہ کو انہوں نے ہی فرو کیا۔ بنو تمیم کا قبیلہ مرتد ہو کر سجاح کا ساتھی ہو گیا تھا۔ ان کا سردار مالک بن نویرہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی خبر سنکر ادائیگی زکوٰۃ سے انکار کر چکا تھا۔ جب قیدیوں کے ساتھ مالک بھی گرفتار ہو کر آیا۔ تو اس کی باتوں سے حضرت خالد رضؓ کو کھٹکا ہوا۔ کہ یہ مرتد ہو گیا ہے۔ وہ بار بار یہی کہتا۔ کہ "تمہارے صاحب یوں فرماتے ہیں" گویا اسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی مناسبت نہیں۔ جب باوجود تنبیہ کے وہ بے ادبی پر تلا رہا۔ تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے حضرت ضرار کو حکم دیا۔ کہ اس کا سر اڑا دو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب اس واقعہ کی اطلاع حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو پہونچی۔ اور اس کے بھائی نے اس کا مرثیہ کچھ ایسے درد انگیز الفاظ میں لکھا۔ نیز بعض روایات سے بعض انصاری اس کے اسلام کے بھی شاہد تھے۔ تو آپ نے اصل کیفیت دریافت فرمانے کے لئے حضرت سیف اللہ کو مدینہ طلب فرمایا۔ حضرت عمر رضؓ کی طبیعت اس جانب مائل ہوگئی۔ کہ خالد خطاپر ہیں۔ اور قابل معزولی لیکن حضرت صدیق اکبر نے فرمایا "میں خدائی تلوار کو نہیں روک سکتا"۔

بعض اشخاص کے قتل کا واقعہ

اسی قسم کا ایک واقعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں بھی ہوچکا تھا۔ اور وُہ یہ کہ حضرت خالد رضؓ نے بشبہ کفر چند شخصوں کو قتل کرڈالا۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ حضرت خالد سے قصاص طلب فرمایا نہ دیت۔ کیونکہ حضرت خالد کی نیت میں فتور نہ تھا۔ آپ نے صرف یہی فرمایا۔ اللھم ابرئ الیک مما صنع خالد۔ اے اللہ میں خالد کے کئے ہوئے کی بریت چاہتا ہوں۔ اسی کا اتباع حضرت صدیق اکبر نے کیا۔ اور دوسرے صحابہ کو سمجھایا۔ کہ خالد پر زیادہ سے زیادہ ایک اجتہادی غلطی کا الزام لگایا جاسکتا ہے۔ اور فوجی نظام اور آئین جنگ کو مدنظر رکھتے ہوئے خالد کو جو سیفٌ من سیوف اللہ ہیں نہ زیر قصاص لایا جاسکتا ہے نہ معزول کیا جاسکتا ہے۔ حضرت ابوبکر یہ بھی جانتے تھے۔ کہ "اب کوئی ماں خالد نہ جنے گی"۔ اور کہ جس عزم واستقلال کی بدولت عربوں کی دھاک بیٹھ رہی ہے۔ اور ایک مدتِ قلیل میں جس قدر وسیع ملک اور مختلف زبردست قبائل تسخیر ہورہے ہیں۔ وُہ خالد بن ولید کی بے نظیر شجاعت اور قابلیت سپہ سالاری کا نتیجہ ہے۔

الغرض حضرت خالد رضؓ حضرت صدیق اکبر رضؓ کی تربیت اور ہدایات سے ایک ایسے سپہ سالار بن چکے تھے۔ کہ ان کی نظیر تاریخ عالم میں بآسانی دستیاب نہیں ہوسکتی۔ سلطنت روم شام اور ایران میں اسلامی تمدن قائم کرنے کی سعادت ان ہی کو نصیب ہوئی حضرت خالد رضؓ نے اسلام کا بول بالا کیا۔ اور اشداءُ علی الکفار کے خطاب کے حقیقی حقدار تھے۔ حضرت ابوبکر رضؓ کے نزدیک حضرت خالد کو ہر الزام سے بری قرار دینے کے لئے بس یہی دلیل کافی تھی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو سیف اللہ کا لقب عطا فرمایا ہے۔ اور ان کے ہاتھ سے کوئی مسلمان قتل نہیں ہوسکتا۔

معزولی

سنہ ۱۳ھ میں حضرت ابوبکر رضؓ اس جہان فانی سے رحلت فرماگئے۔ اور حضرت خالد رضؓ اسی سال دمشق میں فتحیاب ہوئے لیکن حضرت عمر رضؓ نے بار خلافت اٹھاتے ہی حضرت خالد رضؓ کو سپہ سالاری سے معزول کردیا۔ وہی خالد جس سے ایک طرف تو شام کانپ اٹھا تھا۔ اور دُوسری طرف عراق۔ ہاں وہی خالد جس کی سپہ سالاری کا سکہ ہر سو بیٹھ چکا تھا۔ اسے حضرت عمر نے اس خیال سے کہ اسلام کسی انسان کی شجاعت اور قوت کا محتاج نہیں۔ اس کی حقانیت اس کے لئے کافی ہے اور یہ دکھلانے کے لئے کہ اب تک کی فتوحات کا بھی اصل سبب یہی ہے حضرت خالد رضؓ کو معزول کردیا۔ خود حضرت عمر رضؓ فرماتے ہیں۔

"میں نے اس عزل سے لوگوں کو غلطی سے بچایا۔ وُہ تمام فتوحات کو خالد کی کوشش کا نتیجہ سمجھتے تھے۔ میں نے یہ سمجھادیا۔ کہ جو کچھ کرتا ہے اللہ کرتا ہے۔ اور خود خالد کی حالت پر بھی احسان کیا۔ کہ فتوحات کی ترقی سے کہیں ان میں عجب ونخوت نہ پیدا ہوجائے"۔

نیز حضرت خالد رضؓ کے کارنامے سن کر یہ بھی فرمایا:۔ کہ

"میں نے خالد کو کسی شبہ کی بنیاد پر معزول نہیں کیا۔ بلکہ محض اس لئے کہ میں چاہتا تھا کہ مسلمان صرف انہی کے اوپر بھروسہ نہ کرنے لگیں"۔

جذبات کی بے مثال قربانی

حضرت خالد بن ولید نے اپنی معزولی کا حکم حضرت صدیق اکبر کی وفات اور حضرت عمر رضؓ کے خلیفہ ہونے کی خبر وادی یرموک میں بموجب حکم حضرت عمر تمام فوج کو اکٹھا کرکے خود سنائی اور فوج سے کہا۔ کہ سب بدل وجان ابوعبیدہ (جو ان کی جگہ سپہ سالار مقرر ہوئے تھے) کی فرمانبرداری کریں۔ اور خود عام سپاہیوں کی طرح فوج میں داخل ہوگئے۔ اور ایک بے لوث اور جری سپہ سالار ہوکر جذبات کی اس قدر قربانی کی۔ کہ جس کی نظیر تاریخ عالم میں ہرگز نہیں ملتی۔ خلیفہ وقت کے حکم سے خالد بن ولید نے قوتِ بازو کی کمائی بھی بیت المال میں داخل کردی اور دل پر میل تک نہ لائے۔ اور جس کوشش اور شوق سے وُہ اس وقت تک فوجی کام کرتے رہتے تھے۔ اس سے دوگنی تن دہی سے انہوں نے معزول ہونے کے بعد مرتے دم تک کام کیا۔ اور فوجی معاملات میں حضرت ابوعبیدہ کو (جو ان کی وہی عزت کرتے تھے۔ جو ان کی سپہ سالاری میں کی جاتی تھی) باقاعدہ مشورہ دیتے رہے۔

خالد بن ولید نے اپنی معزولی کی مطلقاً پروانہ کی۔ اور کہا کہ "میں نے اپنے نفس کو اللہ تعالےٰ کی راہ میں قید کیا ہوا ہے۔ مجھے امارت یا سرداری کی کوئی خواہش نہیں۔ مجھے تو اللہ اور اس کے رسول کی رضامندی مطلوب ہے۔ اور میدانِ جنگ میں شہادت پانے کی حرص"۔

شہادت کی تمنّا

آپ نے جس جس جنگ میں حصہ لیا۔ اس میں شامل ہونے سے پہلے یہی دعا کرتے رہے۔ کہ اے خدا مجھے توفیق دے کہ میں تیری راہ میں شہید ہونے کی سعادت پاؤں۔ کیونکہ آپ جانتے تھے۔ کہ الشھید یوضع علی راسہ تاج الوقار یعنے شہید کے سر پر عزت کا تاج رکھا جاتا ہے۔ اور جب وفات ہوئی تو حسرت سے فرمایا کاش میری وفات میدان جنگ میں ہوتی۔ بعض آدمیوں کا خیال تھا۔ کہ خالد بن ولید اپنی معزولی سے متاثر ہوکر آئندہ لڑائیوں میں چنداں حصہ نہ لیں گے۔ لیکن انہوں نے آئندہ معرکوں میں اپنی جاں بازی اور جاں نثاری دکھاکر ان کے خیال کو غلط اور اپنے قول کو سچا کر دکھایا۔ اور ایسی نظیر پیدا کردی۔ کہ دین کو دُنیا پر مقدم کرنے اور خدمت دین کے مقابلہ میں اپنی ہستی کو ہیچ سمجھنے کی مثالوں میں سب سے پہلے ہم خالد بن ولید کا ہی نام لیتے ہیں۔ خالد بن ولید اگر مرتے دم تک بھی افواجِ اسلام کے سپہ سالار رہتے۔ تب بھی ان کی بہادری اور جنگی قابلیت کے متعلق اس سے زیادہ شہرت نہ ہوتی۔ جو آج موجود ہے لیکن اس معزولی کے واقعہ نے ان کی عزت وعظمت میں ایک عظیم الشان مرتبہ کا اضافہ کردیا ہے۔ جس کے آگے ان کی سپہگری وبہادری کے مرتبہ کی کوئی حقیقت نہیں۔ اب ہم ایک طرف خالد بن ولید کے جنگی کارناموں پر فخر کرتے ہیں۔ تو دُوسری طرف انکی للہیت اور اطاعت اولی الامر کو فخریہ پیش کرتے ہیں۔

اطاعت خلیفہ کی شاندار مثال

معزولی کے بعد ایک مرتبہ معرکۂ جنگ کے موقعہ پر ایک راہب حضرت خالد کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ اور عرض کی کہ آپ فاتح شام ہیں۔ آپ نے بڑے بڑے بادشاہوں اور سرداروں کو ذلیل کیا (آپکی پیشگوئیاں ہماری قدیم کتابوں میں چلی آتی ہیں۔ اور ایک کتاب کھول کر ایک تصویر حضرت سیف اللہ کی دکھلائی) آپ نے زبردست فتوحات حاصل کیں۔ جن سے تمام دنیا کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ اور زمین تک ہل گئی۔ لیکن مجھے یہ خبر سنکر کہ عمر بن الخطاب نے آپ کو معزول کردیا ہے اتنا رنج ہُوا کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ وُہ اتنا ہی کہنے پایا تھا۔ کہ حضرت سیف اللہ غضبناک ہوکر فرمانے لگے:۔

80

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبردار! خاموش!! فاروق اعظم ہمارے خلیفہ ہیں۔ اور ہم ان کے تابعدار ہمارا فرض یہی ہے۔ کہ جو وہ فرمائیں بالراس والعین ہم اُسے بجا لائیں۔ کیسی معزولی! کس بات کا افسوس۔ جب ان کی اطاعت فرض ٹھیری تو انہوں نے جو فرمایا میں نے کیا۔ مجھے عزل و نصب سے کیا بحث۔

یہی وہ امتیاز خاص ہے۔ جس نے حضرت خالد بن ولید کے مرتبہ اور عزت کو تمام دنیا کی نگاہ میں بہت بلند کر دیا۔ اور ان کو روئے زمین کا بے نظیر سپہ سالار اور سچا اور مخلص انسان ثابت کر دیا۔ کہ جس کے دل میں رضائے الٰہی کے سوا شہرت طلبی اور ریا کا نام و نشان بھی نہ تھا۔

حضرت عمرؓ کا بیان

جب حضرت عمرؓ سے خالد بن ولید کی قوم بنی مخزوم میں سے ایک نوجوان نے پوچھا۔ کہ "اے خلیفۂ ثانی! کیا آپ ایسے شخص کو امارت سے معزول کرتے ہیں۔ جس نے ملک شام میں اسلام کا نام روشن کیا ہے۔ اور دشمنوں کے دلوں میں ہیبت الٰہی ڈال دی ہے۔ اور ان کے کئی ایک قلعے فتح کر کے عرب کی سلطنت وسیع کی ہے۔ اور رومیوں کے بے شمار لشکر کو شکست پر شکست دے کر عرب کی شجاعت اور بہادری کا دشمنوں کے دلوں پر سکہ جما دیا ہے۔ خلیفہ اول کے وقت میں بھی بعض نے رائے دی تھی۔ کہ خالد کو امارت سے معزول کر دیا جائے۔ لیکن خلیفۂ اول نے یہ فرمایا تھا" کہ میں تلوار کو نیام میں نہیں کرنا چاہتا"۔ انہوں نے دینِ اسلام کی تائید کی ہے۔ اور دشمنوں پر اہل اسلام کو غالب کیا ہے۔ پھر کیوں آپ ان کو امارت سے معزول کرتے ہیں" تو حضرت عمرؓ نے اس کے جواب میں فرمایا "میں نے بڑا بوجھ امانت کا اٹھایا ہے اور میں مثل چرواہے کے ہوں۔ اگر چرواہا غفلت کرے تو اس سے باز پرس کی جاتی ہے۔ ایسا ہی اگر اس امانت میں مجھ سے کوئی قصور ہو جائے۔ تو مجھے اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی جواب دہی کرنی پڑیگی خلیفہ اول کو خالد بن ولید پر اعتماد تھا اس لئے انہوں نے اس کو لشکر اسلام کا امیر مقرر فرمایا تھا۔ مجھے چونکہ خالد بن ولید کی نسبت ابو عبیدہؓ پر زیادہ اعتماد ہے۔ اس لئے میں ان کو امیر مقرر کرتا ہوں۔ اور لشکر اسلام کو ان کی حفاظت اور نگرانی میں چھوڑتا ہوں۔ کیونکہ وہ امین الامتہ ہے۔ اور مجھے اس پر کامل اعتماد ہے"۔ اس پر وہ مخزومی نوجوان خاموش ہو گیا۔

حضرت خالد کا واقعہ اسلامی تاریخ میں ایک نہایت اہم واقعہ ہے۔ جو خلافت کی شان اور اس کی اہمیت کو ظاہر کرنے کے علاوہ اس کی اطاعت کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کرتا ہے۔ کہ زبان سے بے ساختہ مرحبا نکلتا ہے آؤ ہم بھی اس خلافت کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے قائم فرمائی۔ ایسی فداکاری اور جاں نثاری پیش کریں۔ جو آنے والی نسلوں کے لئے بطور نمونہ ہو۔ اور وہ ہمیں دعاء خیر سے یاد کریں۔

محمد ابراہیم بی۔ اے۔ قادیان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور مخلصین کے اخلاص نامے

ذیل میں جو اخلاص نامہ درج کیا جاتا ہے۔ یہ احمدی نوجوانوں کی ایک انجمن کی طرف سے ہے۔ اس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے جس اخلاص اور محبت کا اظہار کیا گیا ہے۔ وہ بتا سکتا ہے کہ کیا نعوذ باللہ جماعت احمدیہ دہریہ بن رہی ہے۔

۱۔ بخدمت اقدس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ سیدی السّلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

میرے پیارے آقا! جب سے بعض منافقین جن کو حال میں جماعت احمدیہ کے نظام سے خارج کیا گیا ہے کے خطوط کی بابت ذکر سنا ہے۔ کہ انہوں نے ہمارے پیارے آقا کو کس طرح دھمکیاں دی ہیں۔ اور بلا وجہ ان کو جماعت میں بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔ دوستوں میں ان سب کے خلاف سخت نفرت کی ہر پائی جاتی ہے۔

میرے پیارے آقا! ان لوگوں نے اپنی پوزیشن کو غلط سمجھا ہے۔ ہم لوگ ان کی عزت و تکریم اس واسطے کرتے تھے کہ وہ احمدی تھے۔ اور ہمارے آقا کی غلامی کا دم بھرتے تھے۔ ورنہ بذات خود وہ کیا تھے۔ اب ان کو اچھی طرح معلوم ہو جائے گا۔ کہ ان کی کیا پوزیشن ہے۔

میرے آقا! دلی جذبات کو ہم کاغذ پر بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ ہم خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہم حضور کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ خلیفہ سمجھتے ہیں۔ اور مصلح موعود اور مظہر الحق والعلاء یقین کرتے ہیں۔ اور پسر موعود سمجھتے ہیں۔ اور ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کے ہر حکم پر اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے پر ہر وقت تیار ہیں۔ انشاء اللہ العزیز اور ہم دست بدعا ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ حضور کو لمبی عمر عطا فرماوے۔ اور سلسلہ کے جو مقاصد حضور کی ذات کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ان کو پورا فرماوے اور ہم کو اور ہمارے سلسلہ کو منافقین کے فتنہ سے بچائے۔ آمین۔

خاکسار۔ عطاء الرحمٰن پریذیڈنٹ میڈیکل سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن میڈیکل سکول امرتسر

۲۔ بحضور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدکم اللہ بنصرہ العزیز

السّلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

معاندین نے جو شر انگیز رویہ اور گمراہ کن پروپیگنڈا جماعت احمدیہ کے خلاف شروع کر رکھا ہے۔ اس سے حضور کا یہ ادنےٰ ترین خادم سخت بیزاری اور نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور ان کے گند سے جماعت کو پاک و صاف کرنے پر ہم لوگ حضور کے نہایت ہی شکر گزار

بقیہ کالم ۴

ہیں۔ اور خلافت پر اپنا کامل ایمان رکھتے ہیں۔ اور اپنی نجات خلافت سے وابستگی میں سمجھتے ہیں۔ منافقین نے اپنے اثر اور رسوخ کا باطل دعوےٰ کر کے جو جماعت احمدیہ اور حضور کو چیلنج دیا ہے۔ اس کے جواب میں یہ خاکسار عرض کرنا چاہتا ہے۔ کہ مخلصین جماعت ان کے اس پراپیگنڈا کو محض جھوٹ بے بنیاد اور غلط یقین کرتے ہیں۔ اس باطل دعویٰ کے بالمقابل یہ خاکسار حضور کی ذات بابرکات سے اپنے کامل اخلاص کا اظہار کرتا ہے اور حضور کی اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنی سعادت سمجھتے ہوئے خلافت اور سلسلہ کے وقار کو برقرار اور قائم رکھنے کیلئے ہر قسم کی قربانی کرنے کیلئے طیار ہے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف

حضور کا ادنیٰ ترین خادم خاکسار عطا محمد نائب تحصیلدار ملتان شہر

بلکہ مفت: دورِ حاضرہ کی نہایت عجیب و غریب حیرت انگیز ایجاد کی توضیح کا حامل

رسالہ زندہ موت

مفت حاصل کرنے کیلئے اپنے علاقہ کے بارسوخ پڑھے لکھے دس رؤسا کے مکمل پتے ایک خط پر لکھ کر ارسال کریں۔ رسالہ مفت ارسال کر دیا جائے گا۔

ڈاکٹر ایم اسمٰعیل نمبر ۳۹ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہرہ کے متعلق مخرجین کا غلط پروپیگنڈہ

یقینی اطلاعات سے معلوم ہو گیا ہے کہ جماعت احمدیہ سے خارج شدہ منافقین نے فتنہ پردازی کے لئے عرصہ سے سخت ویز کر رکھی تھی۔ انہوں نے اپنے خطوط میں اسی سازش کی بنا پر اپنے اثر و سوخ کا دعویٰ کیا۔ بلکہ یہاں تک مشہور کر دیا۔ کہ قادیان کے بہت سے لوگ ان کے ساتھ شریک ہیں۔ ان حالات میں جماعت کی عزت اور نیک نامی کی حفاظت، منافقین کے فتنہ کے انسداد، چھپے ہوئے منافقین اور مخلصین میں امتیاز، اور مرکز احمدیت کو ان لوگوں کی شر انگیزی سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہو گیا۔ کہ نظام جماعت کی طرف سے اعلان کر دیا جائے۔ کہ کوئی مخلص احمدی ان فتنہ پردازوں سے کوئی سروکار نہ رکھے کسی رنگ میں بھی ان کی مدد کرکے ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان کی نہی کو توڑنے والا نہ بنے۔ اگر کوئی ایسا کرے گا۔ تو اس سے باز پرس کی جائے چنانچہ اسی نقطہ نگاہ کے ماتحت اس بات کی نگرانی کا انتظام کیا گیا۔ کہ کون کون لوگ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ان مخرجین سے ساز باز رکھتے ہیں۔ اس نگرانی کا بہترین طریق یہی ہے۔ کہ مخرجین کے مکانات سے فاصلہ پر پہرہ مقرر کر دیا جائے۔ پہرہ داروں کا صرف یہ فرض ہوگا۔ کہ وہ نوٹ کرتے جائیں۔ کہ کونسا شخص نظام جماعت میں منسلک کہلا کر نظام جماعت کو توڑنے والوں کا آلہ کار بنتا ہے۔ ان پہرہ داروں کا ہرگز یہ حق نہیں کہ کسی جانے والے کو روکیں۔ اور نہ ہی آج تک کوئی بتا سکتا ہے۔ کہ ایک مرتبہ بھی ایسا ہوا۔ کہ کوئی شخص اپنے ارادے سے ان مخرجین سے ملنے جا رہا ہو۔ اور اس کو پہرہ داروں نے روکا۔ پس یہ پہرہ محض ان لوگوں کی نگرانی کے لئے ہے۔ جو جماعت میں رہ کر اس سے غداری کے مرتکب ہوں۔ اور دنیا کے کسی قانون، کسی شریعت، کسی اخلاقی معیار کی رو سے ہمیں موجودہ حالات میں اس حق سے روکا نہیں جا سکتا۔ یہ ہمارا جماعتی انتظام ہے۔ جس سے ہم کسی کے حق کو تلف نہیں کرتے۔ اور نہ ہی کسی کی آزادی میں رخنہ انداز ہوتے ہیں۔ ہاں اس انتظام سے مخرجین کا بے چین ہونا طبعی امر ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس طرح وہ اپنی سازش کو کامیاب نہیں بنا سکتے۔ لیکن وہ ہمارے مقرر کردہ پہرہ پر کوئی جائز اعتراض بھی نہیں کر سکتے اس لئے انہوں نے محض غلط اور بے بنیاد طور پر اپنے آپ کو مظلوم ظاہر کرنے کے لئے پہرہ کو ناکہ بندی سے تعبیر کیا۔ جو سراسر خلاف واقعہ ہے آنے والوں کو دور سے دیکھنے کا نام اگر ناکہ بندی ہے۔ تو پھر ماننا پڑے گا۔ کہ ہر گھر کے پڑوسی دوسروں کی ناکہ بندی کر رہے ہیں۔

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری نے اپنے اشتہارات میں جہاں اس جائز نگرانی کے خلاف واویلا مچایا ہے۔ وہاں اس کی وجہ دانستہ یا نادانستہ طور پر یہ قرار دی ہے۔ کہ (۱) "تاکہ کوئی شخص مجھ سے مل کر اصل حقیقت سے واقف نہ ہو جائے"

(۲) "میرے ساتھ میرے دوستوں عزیزوں کو ملنے سے روکنے والے درحقیقت خود خلیفہ صاحب اور ان کے ناظر صاحبان ہیں" گویا آپ کو اور کوئی وجہ شکایت نہیں اور نہ ہی اس نگرانی سے براہ راست آپ کو کوئی نقصان پہنچ رہا ہے۔ آپ کو صرف اور صرف یہ شکوہ ہے۔ کہ ناواقفوں کو اصل حقیقت سے واقف ہونے کے لئے ملنے کی اجازت کیوں نہیں دی جاتی۔ اور یہ شکوہ بالکل بے جا ہے۔

ناظرین! شیخ صاحب کے دونو فقرے متضاد ہیں۔ اگر وہ لوگ جن کو روکا گیا ہے۔ اصل حقیقت سے ناواقف ہیں تو وہ آپ کے عزیز دوست کیسے ہو سکتے ہیں؟ کیا آپ نے ابھی تک اپنے عزیز دوستوں کو بھی اصل حقیقت سے واقف نہ کیا تھا۔؟ اگر وہ آپ کے عزیز دوست ہیں۔ تو عقلاً "اصل حقیقت" سے ناواقف نہیں ہو سکتے۔

ان دونو بیانوں سے ظاہر ہے۔ کہ شیخ صاحب خدا کے رسول کے تخت گاہ کو جس فتنہ کی آماجگاہ بنانا چاہتے ہیں۔ اور جس سازش کو اندر ہی اندر فروغ دینا چاہتے ہیں۔ اس کے راستہ میں موجودہ نگرانی سد راہ ثابت ہو رہی ہے۔ اس لئے آپ اس کے خلاف محض جھوٹا پروپیگنڈہ کرکے اپنی مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹنا چاہتے ہیں۔

ہم اتمام حجت کی خاطر یہ بھی اعلان کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ شیخ صاحب کا یہ قول کہ میرے دوستوں عزیزوں کو ملنے سے روکا گیا ہے۔ محض خلاف واقع ہے۔ شیخ صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے دشمن اور آپ کی خلافت کو برباد کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے اب ہر احمدی کے لئے صحیح طور پر دو ہی راستے کھلے ہیں۔ (۱) یا خلافت ثانیہ کے ساتھ کامل طور پر وابستگی اختیار کرے نظام کی پابندی کرے۔ اور شیخ صاحب کے رویہ کے خلاف اظہار نفرت و بیزاری کرے۔ (۲) یا شیخ صاحب کا "عزیز دوست" بنکر ان کے ساتھ مل جائے۔ اول الذکر صورت میں کوئی احمدی ان سے ملنے کا خواہشمند نہیں ہو سکتا۔ بجز اس کے کہ اس نے شیخ صاحب وغیرہ سے تبلیغ دین کا تصفیہ کرنا ہو۔ ثانی الذکر صورت حالات میں کوئی شخص اس آدمی کو روک نہیں سکتا۔ اور نہ اسے روکتا ہے۔ ہمارا چیلنج ہے۔ کہ شیخ صاحب بتائیں۔ ان کا کونسا عزیز دوست ہے جس کو ان کے ساتھ ملنے سے روکا گیا۔ اگر شیخ صاحب نہیں تو ان کا وہ دوست ہی بتائے۔ کہ میں ان سے ملنے جا رہا تھا۔ مجھے ملنے سے روکا گیا ہے؟ لیکن میں علی الاعلان کہتا ہوں۔ کہ شیخ صاحب کا یہ قول بالکل غلط ہے ہیں جلسوں میں دریافت کر چکا ہوں۔ کہ کیا کوئی شیخ صاحب کا عزیز دوست ہے۔ جو ان سے ملنے جا رہا ہو۔ اور اسے کسی نے روک دیا ہو۔ سب احمدی پبلک شیخ صاحب کے اس بیان کی بآواز بلند تغلیط کر چکی ہے۔ اب بھی شیخ صاحب اپنے قول کو سچا ثابت کرنے کے لئے زیادہ نہیں دو ہی ایسے "دوستوں" کے نام پیش کر دیں۔ جس کو پہرہ داروں نے روکا ہو۔ جب ایسا نہیں اور ہرگز نہیں تو سب پر واضح رہے۔ کہ شیخ صاحب اور ان کے ساتھی پہرہ کے متعلق سراسر غلط پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔

خاکسار

ابوالعطاء جالندھری

میری پیاری بہنو

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر اشتہار دے رہی ہوں۔ کہ اگر آپ کو ماہواری خرابی ہے ماہواری درد سے آتے ہیں۔ یا ماہواری بے قاعدہ ہیں۔ سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے سر درد کمر درد کرتا رہتا ہے۔ کام کاج کرنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ قبض رہتی ہے۔ پیٹ میں نفخ ہو جاتا ہے۔ تو آپ فضول دواؤں پر روپیہ برباد نہ کریں۔ بلکہ میری خاندانی مجرب دوا بنام راحت سے فائدہ اٹھائیں جس سے سینکڑوں میری بہنیں فائدہ حاصل کر چکی ہیں۔ قیمت مکمل خوراک ایک ماہ دو روپیہ علاوہ محصول، کل ۲/۱۲

میرا پتہ:- ایچ نجم النساء بیگم احمدی شاہدرہ - لاہور

81

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور جماعتہائے احمدیہ کا اظہار اخلاص و عقیدت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شاہجہانپور جملہ افراد خلافت سے مخلصانہ وابستگی اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ذات ستودہ صفات سے کامل اخلاص اور عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ (مرزا محمد حسین سیکرٹری)

کوٹری (سندھ) جماعت احمدیہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے بصد ادب اپنی کامل عقیدت اور فرمانبرداری کا اظہار کرتی ہے۔
(عبد الرحمٰن)

کلانور جماعت احمدیہ کلانور کے جملہ افراد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور حضور کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم خلافت کے اعزاز و احترام کے لئے اور خاندان نبوت کے ننگ و ناموس کی خاطر اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مفاد کے لئے انشاء اللہ ہر قربانی پیش کرنے کو تیار رہیں۔
(گلاب دین)

بیگم پور کنڈھی جماعت احمدیہ بیگم پور کنڈھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت سے اپنی اطاعت۔ عقیدت اور وابستگی کا اظہار کرتی ہے۔
(محمد یعقوب سیکرٹری)

پونچھ جماعت احمدیہ پونچھ کے تمام افراد خلافت سے کامل عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور منافقین کی حرکات سے بیزاری ظاہر کرتے ہیں۔
(عبد الحمید سکرٹری)

مڈھ رانجھا جماعت احمدیہ مڈھ رانجھا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے اپنی دلی عقیدت کا اظہار کرتی ہے۔ (بشیر الدین احمد سیکرٹری)

چک نمبر ۹ شمالی بھینیار جماعت احمدیہ چک نمبر ۹ شمالی بھینیار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے عقیدت کا اظہار کرتی ہے اور خلافت کے احترام کی خاطر دنیا کی عزیز ترین چیزیں قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔
(غلام رسول سیکرٹری)

بہاول نگر جماعت احمدیہ بہاول نگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو خلیفہ برحق اور آپ کی اتباع کو موجب ترقیات روحانیہ یقین کرتی ہے۔ (سیکرٹری)

کھاریاں (۱) جماعت احمدیہ کھاریاں کے تمام افراد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو اللہ تعالےٰ کا قائم کردہ خلیفہ تسلیم کرتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا سچا جانشین یقین کرتے ہیں۔
(فضل الٰہی امیر جماعت)

(۲) لجنہ اماء اللہ کھاریاں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں اپنی عقیدت اور جذبہ جاں نثاری پیش کرتی ہے۔ اور حضور کو یقین دلاتی ہے کہ وہ خلافت کے وقار کیلئے ہر قسم کی مالی و جانی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہے (سکرٹری)

شاہ مسکین جماعت احمدیہ شاہ مسکین کے جملہ افراد اپنی جان و مال اور دنیا کی عزیز ترین چیزیں خلافت کے احترام کی خاطر قربان کرنے کے لئے تیار ہیں
(سید ولایت شاہ پریذیڈنٹ)

احمد آباد اسٹیٹ (سندھ) جماعت احمدیہ احمد آباد اسٹیٹ (سندھ) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور ہر قسم محبت و عقیدت پیش کرتی ہے۔ اور اس امر پر یقین رکھتی ہے۔ کہ ہماری دین و دنیا کی فلاح حضور کی کامل اطاعت میں ہے۔
(سید سلیم شاہ)

ناصر آباد اسٹیٹ (سندھ) جماعت ہذا کے تمام افراد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے انتہائی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور حضور کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم اپنی جان و مال خلافت کے احترام کی خاطر قربان کر دینا اپنے لئے سعادت سمجھتے ہیں
(مرزا صالح علی سیکرٹری)

چک نمبر ۳۱۲ ضلع لائلپور انجمن احمدیہ چک نمبر ۳۱۲ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات بابرکات سے کامل اخلاص کا اظہار کرتی اور حضور کی اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنے لئے سعادت سمجھتی ہے۔ اور خلافت کے وقار کو برقرار رکھنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار ہے (محمد حسین سیکرٹری)

چک نمبر ۳۱۵ E.B ضلع منٹگمری جملہ احمدی افراد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ اپنی عقیدت مندانہ وابستگی و انتہائی محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ (نقیر اللہ سیکرٹری)

کانپور نیشنل لیگ کانپور کے تمام ممبران حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی عقیدت اور جذبہ جاں نثاری پیش کرتے ہیں۔ اور حضور کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم خلافت کے احترام اور خاندان نبوت کے ناموس کی حفاظت کے لئے ہر طرح کی قربانی پیش کرنے کو تیار ہیں۔
(سیکرٹری نیشنل لیگ)

سرساگنج (ضلع مین پوری) جماعت احمدیہ سرساگنج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں اپنی انتہائی وفاداری اور جذبہ عقیدت و اخلاص پیش کرتی ہے۔ (منظور احمد)

جماعتہائے پٹیالہ سرہند خانپور اور ہربنس پورہ ریاست پٹیالہ کے جملہ افراد منافقین کے کردہ پروپیگنڈا کو نہایت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور کامل عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔
(بدر الدین امیر جماعت)

اعلان
اراضیات سندھ کیلئے روئی بیلنے کا کارخانہ

جماعت احمدیہ کے اکثر افراد پر روشن ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ و دیگر مقتدر احباب جماعت نے صوبہ سندھ میں ایک بہت بڑی جائیداد زمین کی صورت میں پیدا کر رکھی ہے۔ اور اس کے انتظام کیلئے ایک محکمہ قائم ہے۔ جو سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ کے نام سے موسوم ہے۔

سنڈیکیٹ مذکور ہر سال دیگر فصلوں کے علاوہ کپاس کی فصل بہت بڑی مقدار میں پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ اراضی سندھ اور اس کی آب و ہوا کپاس کی کاشت کے لئے نہایت موزوں ثابت ہوئی ہے۔ امسال بجائے کپاس کے اس کو بیل کر روئی اور بنولوں کی شکل میں فروخت کرنے سے زیادہ منافع حاصل ہوا۔

سنڈیکیٹ نے اس تجربہ کی بنا پر فیصلہ کیا ہے۔ کہ سندھ میں ایک روئی بیلنے کا کارخانہ قائم کیا جائے۔ اور علاوہ حصہ داران اراضی سندھ کے دوسرے سرمایہ دار دوستوں کو بھی موقعہ دیا جائے۔ کہ ان میں سے جو دوست اپنا روپیہ اس فائدہ مند تجارت پر لگانا چاہتے ہیں۔ وہ اس میں شامل ہو سکیں۔ فی حصہ دس روپے قیمت رکھی گئی ہے جس قدر حصص کوئی دوست خریدنا چاہیں۔ اس کی اطلاع دیں۔ مگر ترجیح ان اصحاب کو دی جائیگی جو کم از کم ایک سو حصص مالیت ایک ہزار روپے خرید کرینگے۔ جو دوست بطور حصہ دار فیکٹری مذکور میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ جلد میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ اور جتنے حصے خریدنا چاہتے ہوں ان کا روپیہ تیار رکھیں۔ تا فیصلہ ہونے پر فوراً طلب کیا جا سکے۔

فرزند علی عفی عنہ محاسب سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نمبر ۸۳۳۸ :- منکہ سید امیر حسین شاہ ولد غلام شاہ قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ستمبر ۱۹۰۴ء ساکن نورنگ ڈاکخانہ کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۱-۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

مجھے اس وقت تنخواہ بارہ روپیہ زنانہ سکول نورنگ سے اور سات روپے پنشن فوجی ملتی ہے۔ علاوہ ازیں اس وقت میری جائداد مبلغ -/۲۰۰۰ قیمت زمین بیع و رہن مقبوضہ ہے۔ لہٰذا میں کل جائداد مذکورہ ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ جو میں انشاء اللہ اپنی آمد ماہوار سے باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد علاوہ اس کے ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہو گی۔ خدا کے فضل سے میری اولاد احمدی ہے۔ وہ ادا کرنے کے مجاز ہوں گے۔

العبد :- امیر حسین شاہ مدرس زنانہ مدرسہ نورنگ ڈاک خانہ کھاریاں ضلع گجرات۔ گواہ شد :- شاہسوار خان ساکن نورنگ۔ گواہ شد :- محمد الدین سیکرٹری جماعت احمدیہ تہال ضلع گجرات

نمبر ۸۱۵۴ :- منکہ محمد اسلم ولد ڈاکٹر فضل الدین قوم قریشی عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالرحمت قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ مئی ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(I) میں مندرجہ ذیل جائداد کا اپنی والدہ بڑے بھائی اور بڑی ہمشیرہ کے ساتھ حصہ دار ہوں۔

(۱) مکان سکونتی پختہ مالیتی یک ہزار واقع موضع سوج بہادر ڈاک خانہ مندرا تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی

(۲) مکان سکونتی پختہ مالیتی ڈیڑھ ہزار روپیہ واقع محلہ دارالرحمت نزد مسجد رحمت قادیان

(۳) سفید زمین رقبہ ۱۲ مرلہ مالیتی چار صد روپیہ واقع بجانب غرب مکان مذکورہ بالا۔

II میری وفات کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

III اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

IV میری اس وقت کوئی آمدنی نہیں۔ برسر روزگار ہو جانے کی صورت میں میں اپنی آمدنی کا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت کرتا رہوں گا۔

العبد :- محمد اسلم بی-اے
گواہ شد :- غلام محمد امام مسجد دارالرحمت
گواہ شد :- ابوالعطاء جالندھری مبلغ بلاد عربیہ دارالرحمت قادیان

نمبر ۸۱۷۰ :- منکہ محمد ابراہیم ولد اللہ دتہ قوم کمہار پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۶ء ساکن کوٹ رحمت خان ڈاک خانہ مومن ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۱-۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ صرف ماہوار آمد پر ہے اور وہ عنگ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد نی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد :- منشی محمد ابراہیم احمدی بقلم خود
گواہ شد :- احمد الدین زرگر بقلم خود
گواہ شد :- شیر محمد بقلم خود

مکان کے لئے عمدہ زمین

دو کنال زمین محلہ دارالسعۃ قادیان میں عین آبادی کے اندر قابل فروخت ہے۔ نیز چار کنال زمین اسی جگہ قابل رہن بھی ہے۔ قیمت و شرائط رہن وغیرہ کے لئے پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

عبد الحکیم احمدی معرفت انجمن احمدیہ منصوری

تریاق جہان

دھات۔ رقت۔ قبض وغیرہ کو دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا۔ زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا۔ مضمحل رہنا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہوتا جملہ شکایات دور کر کے از سر نو جوان خوشرو بنانا اس کا کام ہے۔ معزز دوستو یہ وہ دوا ہے۔ جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

اکسیر سوزاک

۲۴ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے ہرگز نہیں۔ ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانا سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعہ ہو جاتا ہے۔ اور اس پر خوبی یہ ہے کہ تا عمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں۔ اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپیہ (عگا) نوٹ :- اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک ظالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ پتہ :- حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت صاحب سب جج بہادر شکرگڑھ

دعویٰ دیوانی ۳۷/۶۲

سنت رام ولد پیارا مل راجپوت سکنہ گھروٹہ تحصیل شکرگڑھ

بنام :- علی گوہر

دعویٰ -/۱۱۰ بروئے پرونوٹ

بنام

علی گوہر نمبردار ولد علی محمد ڈوگر گوبر سکنہ گوبلر تحصیل پٹھان کوٹ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی علی گوہر مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام علی گوہر مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر علی گوہر مذکور تاریخ ۲۴-۷-۳۷ کو مقام شکرگڑھ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہو گا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یک طرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۳۷-۶-۲۸ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

82

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محلہ دار البرکات قادیان میں

چند قطعات اراضی قابل فروخت ہیں

محلہ دار البرکات قادیان میں جو ریلوے سٹیشن کی طرف واقعہ ہے۔ بہت سے دوست وہاں مکان بنانے کے لئے زمین خرید کرنے کے خواہشمند تھے۔ اب محلہ دار البرکات میں ریلوے سٹیشن کی طرف چند قطعات جو کنال کنال کے تجویز کئے گئے ہیں۔ قابل فروخت ہیں۔ یہ قطعات صرف انہی دوستوں کو دیئے جائیں گے جن کی طرف سے درخواست خریداری مع قیمت کے پہلے آوے گی۔ ہر قطعہ کے ساتھ دو۔ دو راستے تجویز کئے گئے ہیں۔ یہ قطعات بہت باموقعہ ہیں۔

مفصل قیمت حسب ذیل ہوگی

جس قطعہ کے ملحق دو راستے ۱۰۔ ۱۰ فٹ کے ہونگے۔ اس قطعہ کی قیمت ۴۰۰ روپے فی کنال۔

جس قطعہ کے ملحق دو راستے ایک ۱۰ فٹ کا اور ایک ۴۰ فٹ کا ہوگا اس کی قیمت للعہ [illegible] روپے فی کنال

جس قطعہ کے ملحق دو راستے ۲۰۔ ۴۰ فٹ کے ہونگے۔ اس کی قیمت للعہ [illegible] روپے فی کنال ہوگی۔

خرید کرنے والے اصحاب فوراً مندرجہ بالا اعلان کے مطابق درخواست خریداری اور روپیہ بھیجدیں۔ صدر انجمن سے منظوری حاصل ہونے پر ایسے دوستوں کو سند فروخت اراضی اور قبضہ موقعہ پر دیدیا جائیگا۔ جو دوست رجسٹری یا انتقال کرانا چاہیں وہ اپنے خرچ پر کرا سکتے ہیں۔

مولا بخش ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

(رجسٹرڈ)

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو عوام اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ بانی دواخانہ ہذا آنقبلہ عالی جناب حضرت حکیم نور الدین صاحب اعظم رضی اللہ عنہ کا پروردہ اور تربیت یافتہ ہے۔ اور علم طب اس فیض رساں ہستی سے حاصل کر کے یہ دواخانہ حضور حکیم الامۃ کی اجازت سے ۱۹۱۰ء میں جاری کیا۔ اب یہ دواخانہ عالی جناب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی زیر سرپرستی اور نگرانی کام کرتا ہے۔

آنقبلہ عالی جناب حضرت حکیم نور الدین صاحب اعظم رضہ کا مجرب نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ) اکسیر کا حکم رکھتا ہے جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ ان کے لئے یہ گولیاں نہایت ہی مفید اثر رکھتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا۔

نوٹ :۔ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہمارے دواخانہ کی تیار کردہ مشہور و معروف محافظ اٹھرا گولیاں ڈاکٹر عبد الجلیل خان صاحب میڈیکل ہال اندرون موچی گیٹ لاہور سے بھی مل سکتی ہیں۔

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

باسمہٖ سبحانہٗ

قوت کی دوائیں گرمی کے موسم کیلئے بھی ہیں!

یہ خیال کہ مقوی غذائیں اور مقوی دوائیں جو فائدہ سردی کے موسم میں کرتی ہیں وہ دوسرے موسم میں نہیں کرتیں۔ ایک حد تک صحیح ہے۔ مگر کلیتہً صحیح نہیں۔ کیونکہ گرمی کے موسم کے لئے بھی ایسی دوائیں ہیں۔ جنہیں جسمانی قوتوں کی پرورش کیلئے اور جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے کیلئے گرمی اور برسات کے موسم میں اسی قدر کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے جس قدر کہ موسم سرما میں ہماری مفرح یاقوتی ماء اللحم خاص فرنسو ساحب روح الذہب نبیذ عنبی وغیرہ پہاڑی علاقوں اور سرد ملکوں میں مفرح یاقوتی کے استعمال کے لئے موسم کی کوئی قید نہیں۔ ہاں گرم موسم گرم آب و ہوا گرم مزاج اشخاص کیلئے یہ صرف سردیوں میں استعمال ہو سکتی ہے۔ گرمی کے موسم میں قوت اور صحت کے لئے ہماری عنبرین اور خمیرہ زمردی ایک خاص اور ممتاز تحفہ ہے۔

شادی اور شادمانی کے لئے زندگی بخش جام **عنبرین** ایک نئی اور عجیب سائنٹیفک ایجاد

عنبرین کے اجزا بہت قیمتی ہیں۔ یہ طیور کے دماغ اور ان کے نخاع اثنین اور بیش قیمت ادویہ عنبر گلیسرو فاسفیٹ اور وٹیمین (جوہر حیاتین) کی سائنٹیفک روح ہے۔ اعضائے رئیسہ اور دماغ کی قوت حفاظت اور قیام شباب اس کا اصلی کام ہے۔ آپ عنبرین کے استعمال سے گرم ملک میں رہ کر بھی دماغ کو قوی جوانی کو قائم اور صحت کو بحال رکھ سکتے ہیں۔ یہ قلیل مقدار میں ایک چمچہ چائے کے برابر شربت کے طور پر دودھ میں ملا کر پی جاتی ہے۔ گرمی کے موسم میں جو لوگ قوت انسانی کی ایسی دوا ڈھونڈتے ہیں جو قلب میں فرحت اور دماغ میں ٹھنڈک پہنچائے اور مقوی بھی ہو۔ یہ دوا ان کا مقصد خاطر خواہ طور پر پورا کرتی ہے اور خاص طور پر انہیں کے لئے ہے اس حیرت انگیز مقوی دوا میں صحت اور طاقت کا راز پنہاں ہے۔ جلدی ہی آپ میں زندہ دلی اور قوت انسانی پیدا ہو جائیگی۔ عنبرین کے چند دن کے استعمال کے بعد ہی آپ خود کو نوجوان اور خوش و خرم محسوس کرنے لگیں گے۔ ضعف کمزوری۔ انفلوئنزا۔ ضعف دل عصبی کمزوری تکان دماغی ضعف سر بھاری رہنا۔ نیند نہ آنا لاغری گردہ ضعف وغیرہ کے لئے یہ اکسیر اعظم ہے۔ نفیس لذیذ خوش ذائقہ اور قوت بخش ہے۔ دماغی کام کرنے والے اس دوا کو نہایت عزیز رکھتے ہیں۔ اسلئے کہ یہ تھکے ہوئے دماغ کو ترو تازہ کرتی ہے اور دماغ کو ضعیف اور کمزور نہیں ہونے دیتی۔ دماغ کے علاوہ دل کو بھی بہت قوت دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی جو ایک ماہ کیلئے کفایت کرتی ہے۔ للعہ [illegible]۔ علاوہ محصول ڈاک۔

خمیرہ زمردی اس زمردی عنبری جواہری خمیرے میں دل و دماغ جگر اور تمام اعضائے رئیسہ کی قوت کے لئے فرحت دینے والے میووں اور پھلوں کا عرق نکال کر اور اس کے ساتھ نفیس اور مناسب دواؤں کا جوہر کھینچ کر تمام قیمتی جواہرات موتی عنبر یاقوت زمرد نیلم پکھراج فیروزہ مرجان یشب کافوری ورق نقرہ زہر مہرہ خطائی ورق طلا وغیرہ کی آمیزش کی گئی ہے اور اس کا قوام مصری کی بجائے انگوروں کی کھانڈ سے بنایا گیا ہے۔ ۳۱ (؟) کی ایک ہی خوراک گرمی کے اثر کو دور کر کے قلب اور دماغ میں ٹھنڈک اور فرحت اور قوت پیدا کرتی ہے۔ دماغ ترو تازہ رہتا قوت بڑھتی طبیعت شاداں دماغ قوی اور تمام اعضائے رئیسہ توانا رہتے ہیں۔ دل کی دھڑکن کمزوری سینہ جیسی گھبراہٹ قلق و اضطراب کم طاقتی کیلئے یہ دوا تاثیر کا طلسم ہے۔ چنانچہ دل کا اچھلنا۔ نبض کا زور سے چلنا سینے کا جلنا اس سے موقوف ہو جاتا ہے۔ دل کے علاوہ امراض دماغی پر اس کا نہایت شاندار اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ سر کا چکرانا۔ دماغ کا بھاری رہنا۔ دماغی توحش اور دیگر دماغی عوارض اس کے چند روزہ استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں ساتھ ہی معدہ و دیگر اعضائے اندرونی کو بھی اس سے خاص تقویت پہنچتی ہے۔ چنانچہ کثرت خون حیض نے کثرت عطش اور دیگر نسوانی عوارض میں بھی ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی مفید شے ہے۔ جس کو دور حاضرہ کی تمام عالمگیر دماغی ذہنی قلبی تکالیف کیلئے ہم نہایت فخر کے ساتھ بطور تحفہ پیش کرتے ہیں۔ آپ گرم آب و ہوا اور گرم ملک میں رہ کر بھی ہر قسم کی وبائی دماغی قلبی جسمانی امراض سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ خوراک ۴ ماشہ قیمت فی شیشی جس میں پانچ تولہ دوا ہوتی ہے۔ تین روپے بارہ آنہ

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیت المقدس ۱۲ جولائی۔ وزیر اعظم عراق کی طرف سے فلسطین کی عرب ہائی کمیٹی کو اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حکومت عراق تقسیم فلسطین کی تجویز کے خلاف حکومت برطانیہ سے سرکاری طور پر احتجاج کرے گی۔ مزید لکھا ہے کہ عراق تقسیم فلسطین کے سخت خلاف ہے۔ اپنے قومی مطالبات کے حصول کے لئے فلسطین کے عربوں کی جدوجہد میں اہل عراق ان کی امداد کریں گے۔ امیر کویت نے بھی اسی طرح کا جواب عرب ہائی کمیٹی کو بھیجا ہے۔

پیرس ۱۲ جولائی۔ اطلاع مظہر ہے۔ کہ فرانس میں تمام ہوٹلوں اور ریسٹورانوں کے ملازموں نے ہڑتال کر دی ہے۔ وزیر اعظم نے بیان کیا کہ ہڑتال قوم کے مفاد کے لئے مضر ثابت ہو گی۔ ہڑتالیوں نے پانچ دنوں کا ہفتہ منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

مارسیلز ۱۲ جولائی۔ اطلاع مظہر ہے۔ کہ مارسیلز ریلوے سٹیشن پر ایک ہندوستانی کے جو حکومت یوپی کا سکرٹری بیان کیا جاتا ہے۔ ہزار پونڈ کے زیورات اور کچھ دیگر اشیاء چوری ہو گئی ہیں۔

بیروت (بذریعہ ڈاک) شام کی مکمل آزادی کے بعد لبنان بھی اب آزاد ہونے کی جدوجہد کر رہا ہے دوسری طرف شام کے نائب وزیر اعظم نے بھی اعلان کیا ہے کہ اگر اہل لبنان آزادی کے لئے کوشاں ہوں تو وہ ان کی امداد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں حکومت فرانس سے گفت و شنید کرنے کے لئے صدر جمہوریہ لبنان پیرس گئے ہوئے ہیں۔

لکھنؤ ۱۲ جولائی۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ یوپی میں قانونگو کی اسامیوں میں جسمانی صحت دیکھنے کے لئے امیدواروں کو ۸ میل تک دوڑا کر دیکھا گیا۔

الہ آباد ۱۲ جولائی۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے صوبوں کی کانگرس کمیٹیوں کے نام ایک گشتی مراسلہ ارسال کیا ہے۔ جس میں انہیں ہدایت کی گئی ہے۔ کہ جہاں کسانوں کی انجمنیں ہیں وہاں کانگرس کو ان کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔ البتہ جہاں ایسی انجمنیں سیاسی طور پر رجعت پسند ہوں وہاں کانگرس ان کے ساتھ تعاون نہیں کر سکتی۔

لکھنؤ ۱۲ جولائی۔ جب سے کانگرس نے وزارتیں مرتب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یوپی میں یہ قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ کہ کانگرسی وزارت میں کون مسلمان داخل ہو گا۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ صرف دو مسلمان کانگرسی وزارت کے رکن ہونگے۔ مسٹر حسین ظہیر اور مسٹر رفیع احمد قدوائی لیکن یہ افواہ بھی ہے کہ پنڈت گووند بلبھ پنت منشی خلیق الزمان کو اس وجہ سے کابینہ میں داخل کرنے کے خواہشمند ہیں کہ مسلم پارٹی کے لیڈر ہونے کی حیثیت سے وہ مسلم ارکان اسمبلی کو کانگرس کا ہمنوا بنا سکیں گے۔

کلکتہ ۱۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت بنگال کو حکومت ہند کی طرف سے اصلاح دیہات کے سلسلہ میں ۱۸ لاکھ روپیہ بطور زر اعانت ملا ہے۔ یہ رقم دیہاتی علاقوں کی اصلاح کے لئے تین سال تک صرف کی جائیگی

شملہ ۱۲ جولائی۔ آج پنجاب اسمبلی میں مسٹر سری رام کانگرسی ممبر نے ایک ضمنی سوال کے متعلق وزیر اعظم کے جواب کے خلاف احتجاج کے طور پر تحریک التوا پیش کرنے کی کوشش کی۔ یہ ضمنی سوال سر چھوٹو رام کی ایک تقریر کے متعلق تھا۔ جو انہوں نے زمینداروں کے ایک جلسہ میں کی تھی۔ مسٹر سری رام نے بیان کیا۔ کہ وزیر اعظم نے گورنمنٹ کی طرف سے سر چھوٹو رام کی اس تقریر کی تائید اور حمایت کی تھی۔ جس کے دوران میں انہوں نے کہا تھا۔ کہ اگر کوئی کانگرسی گورنمنٹ کو برا بھلا کہے تو زمینداروں کو چاہیئے کہ وہ اسے گاؤں سے باہر نکال دیں۔ وزیر اعظم نے احتجاج کیا۔ کہ ان کی طرف ایک ایسی بات منسوب کی جا رہی ہے۔ جو انہوں نے ہرگز نہیں کہی۔ انہوں نے سوال کے اصل الفاظ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا۔ کہ گورنمنٹ کو گالیاں دینے کے خلاف سر چھوٹو رام نے جو انتباہ کیا ہے۔ اس میں انہیں گورنمنٹ کی تائید حاصل ہے۔ آخر میں تحریک التوا ناجائز قرار دے دی گئی۔

لنڈن ۱۲ جولائی۔ مشرق بعید سے آنے والی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ شمالی چین میں ابھی کشمکش جاری ہے۔ اور گو ایک چینی سرکاری کمیونک میں بیان کیا گیا ہے کہ چین اور جاپان کے درمیان اس مفہوم کا ایک زبانی معاہدہ ہو گیا ہے کہ وانگ پنگ کے رقبہ سے فوجیں واپس بلائی جائیں۔ لیکن دوبارہ جنگ شروع ہو گئی ہے۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ شدید لڑائی ہو رہی ہے پیکنگ میں گولہ باری شروع کر دی گئی ہے۔ شہر کی تمام آبادی اپنے گھروں میں محصور ہے۔ اور چینی افواج شہر میں گشت لگا رہی ہیں۔ اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ گذشتہ شب جنگ میں طرفین کو سخت نقصان برداشت کرنا پڑا۔ پیکنگ کے مغرب میں کئی گاؤں تباہ کر دیئے گئے ہیں۔

بمبئی ۱۲ جولائی۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل پریذیڈنٹ آل انڈیا کانگرس پارلیمنٹری سب کمیٹی نے مختلف صوبوں کی کانگرس پارٹیوں کے نام بذریعہ تار ہدایات جاری کی ہیں۔ کہ اگر گورنر وزارت مرتب کرنے کی دعوت دیں۔ تو اپنی کانگرسی وزارت کے لئے مسلمانوں کو وزیر مقرر کرنے سے پہلے مولانا ابو الکلام آزاد سے مشورہ کریں۔ اور ان کی منظوری حاصل کریں۔

قاہرہ ۱۲ جولائی۔ حکومت مصر نے ایک قانون پاس کیا ہے جس کی رو سے حکومت ہر گاؤں میں سکول جاری کر رہی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ہر دیہاتی کو تعلیم دی جاسکے۔ اس قانون کی رو سے تمام ملک میں ابتدائی تعلیم جبری قرار دی گئی ہے۔

امرتسر ۱۲ جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ اوکاڑہ برلا روئی کے کارخانوں کے مزدوروں نے ۱۲ جولائی سے ہڑتال کر دی ہے۔ کارخانہ میں کام بالکل بند ہے۔

ایبٹ آباد ۱۲ جولائی۔ کل حویلیاں ضلع ہزارہ کے قریب زمین کے ایک جھگڑے کے سلسلہ میں بلوہ ہو گیا۔ جس میں دو دیہات کے تمام باشندوں نے حصہ لیا۔ طرفین کے متعدد اشخاص مجروح ہوئے۔ لڑائی میں لاٹھیوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔

مدراس ۱۲ جولائی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو مطلع کیا گیا ہے۔ کہ مدراس اسمبلی کی کانگرس پارٹی نے مسٹر مودھتی کو مدراس اسمبلی کا سپیکر اور مسز رکمنی لکشمی پتھی کو ڈپٹی سپیکر نامزد کیا ہے

بنوں ۱۲ جولائی۔ غزنی، ٹانک اور پرانی تل روڈ ابھی تک پبلک ٹریفک کے لئے بند ہیں۔ ایک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آخر الذکر سڑک کی چوکیوں پر خاصہ دار متعین کر دئے گئے ہیں وزیری مزدوروں نے سڑک پر کام شروع کر دیا ہے۔ اور جن پلوں کو حال میں تباہ کیا گیا تھا۔ ان کی مرمت ہو گئی ہے۔

امرتسر ۱۲ جولائی۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۵ آنے ۹ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۶ آنے ۹ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۲ آنے سے ۸ روپے ۲ آنے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۸ آنے اور چاندی ۵۰ روپے ۱۲ آنے ...

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی